صرف احمدی احباب کے لئے

2015

فیصلہ جات مجلس شوریٰ

- تربیت اولاد، بد رسوم سے اجتناب
- باجماعت پنجوقتہ نماز کا قیام
- عائلی مسائل کا حل
- حضور انور کے خطبات سننے کی طرف توجہ

۲۰۱۵

نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

لندن

18-03-15K

مکرم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آپ کا خط ملا کہ جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کی شوریٰ 20مارچ سے شروع ہو رہی ہے اس کے لئے کوئی پیغام بھجوائیں۔

اللہ تعالیٰ اس شوریٰ کو ہر لحاظ سے با برکت فرمائے۔آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور احسن رنگ میں اپنی آراء پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جو مشورے ہوں اور جن کی آخری منظوری ہو جائے اس پر اللہ تعالیٰ عملدرآمد کی بھی توفیق عطا فرمائے۔آمین

گزشتہ کئی سالوں سے میں آپ کو کافی تفصیلی پیغام بھیج رہا ہوں جن کا خلاصہ یہی ہے کہ افراد جماعت پاکستان جہاں اپنی جانی اور مالی قربانیوں میں صف اول میں شامل ہیں وہاں بعض تربیتی امور میں کچھ کمزوریاں نظر آتی ہیں۔پس اس طرف مردوں کو بھی اور عورتوں کو بھی مسلسل توجہ دینے کی ضرورت ہے ۔اللہ تعالیٰ شوریٰ کے ممبران

کو،عہدیداروں کو اور افراد جماعت کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنی اعتقادی حالتوں کے ساتھ عملی حالتوں کے بھی اعلیٰ معیار حاصل کرنے والے ہوں۔ آمین

اللہ تعالیٰ کے فضل سے افراد جماعت احمدیہ کو جب بھی کسی بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے تو انہوں نے عموماً فوری مثبت ردِّ عمل ہی دکھایا ہے۔ لیکن بعض طبقوں کی طرف سے کمزوریاں جب نمایاں ہو کر ابھریں تو زیادہ خطر ناک نظر آتی ہیں۔ اس لئے خاص طور پر عہدیداران اپنے آپ کو جماعت کے سامنے عملی نمونہ بنا کر پیش کرنے کی کوشش کریں۔ اگر عہدیداران کے عملی نمونے قائم ہو جائیں تو جماعت کے ایک بہت بڑے طبقہ کی جو بنیادی کمزوریاں ہیں وہ خود بخود دور ہو جاتی ہیں۔ پس جہاں آپ شوریٰ میں اور فیصلے کر رہے ہوں وہاں شوریٰ کے ممبران بھی اور عہدیداران بھی یہ ذمہ داری ادا کرنے کا عہد کریں کہ وہ اپنے آپ کو بھی اور افراد جماعت کو بھی زیادہ سے زیادہ MTAکے ساتھ منسلک کرنے کی کوشش کریں گے۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے MTA پر علاوہ میرے خطبات اور تقریروں کے ہر قسم کے دیگر پروگرام بھی آتے ہیں جن سے اکثر علمی اور تربیتی پہلوؤں کا احاطہ ہو جاتا ہے اور جن کے سننے سے بچوں سے لے کر بڑوں تک ہر ایک کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اس لئے اس طرف بہت توجہ کریں۔ بہرحال

اس ضمن میں اس خوش کن پہلو کا بھی ذکر کردوں کہ گزشتہ دنوں مجھے بعض لوگوں کے خطوط سے علم ہوا جو یورپ سے پاکستان کے سفر پر گئے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے گزشتہ خطبات کی وجہ سے اب احباب جماعت کی (بیوت) میں حاضری میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔وہی لوگ جنہوں نے پہلے اپنے خطوط میں (بیوت) کی حاضری کے بارہ میں تحفظات کا اظہار کیا ہوتا تھا،اس دفعہ انہوں نے کافی تعریف کی ہوئی ہے۔پس جہاں تک افراد جماعت کا تعلق ہے وہ تو خلافت سے اپنے تعلق کی وجہ سے ہمیشہ ہر نصیحت پر مثبت ردِّعمل دکھاتے ہی ہیں لیکن چونکہ انسانی کمزوریوں کی وجہ سے ایسے معاملات میں کچھ عرصہ کے بعد پھر سستی واقع ہونے لگتی ہے تو اس کے لئے عہدیداران کو بار بار افراد جماعت کو توجہ دلاتے رہنا چاہئے ۔ اس لئے تمام ممبران شوریٰ اور عہدیداران کا فرض ہے کہ خطبات میں جن باتوں کی نصیحت کی جاتی ہے وہ ان پر عمل کرنے کے لئے بار بار افراد جماعت کو توجہ دلاتے رہا کریں۔اور اس کے لئے جس حد تک آپ لوگوں کو اور ہر طبقے کے افراد جماعت کو ایم ٹی اے سے منسلک کرنے کی کوشش کریں گے اسی حد تک ان کی کمزوریاں دور ہوتی چلی جائیں گی۔اللہ کرے کہ افراد جماعت اپنی علمی اور تربیتی حالتوں کے بدلنے کی طرف پوری طرح متوجہ ہوں اور اس کے لئے آپ سب خاص طور پر دعاؤں پر بھی بہت زور دیں کہ

ہماری ترقیات کا دارومدار ہماری دعاؤں پر ہے اور ہماری فتوحات اور دشمن کی نامُرادی ہماری دعاؤں سے ہی ہونی ہے۔اس لئے اس طرف خاص توجہ دیں اور پھر میں یہی کہوں گا کہ عہدیداران اس سلسلہ میں سب سے پہلے اپنی مثالیں اور نمونے قائم کریں۔اللہ آپ سب کو اس کی توفیق دے اور جلد از جلد پاکستان میں احمدیوں کے خلاف جو حالات ہیں وہ ہمارے حق میں بدل دے اور قوم کو عقل دے کہ وہ زمانے کے امام کو ماننے والے بن کر اپنے ملک و قوم کو بچانے والے اور ترقی کی طرف لے جانے والے بن سکیں۔آمین

اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے ساتھ ہو ،اپنی حفظ و امان میں رکھے اور آپ کی طرف سے خوشیوں کی خبریں ہی ملتی رہیں۔

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فیصلہ جات مجلس شوریٰ تجویز نمبر1

تجویز نمبر 1 از نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

”حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیزنے خطبہ جمعہ 13 فروری 2015ء میں ارشاد فرمایا کہ بچوں اور والدین میں فاصلے بڑھتے جارہے ہیں گھر برباد ہورہے ہیں ماں باپ بچوں کا روحانی قتل بھی کررہے ہیں اور جسمانی قتل بھی کررہے ہیں۔ فرمایا: **اس سے پہلے کہ یہ قومی برائی بنے اور وسیع طور پر پھیل جائے...... ہمیں قوم کی حیثیت سے ان باتوں سے بچنے کے لئے کوشش کو تیز تر کرنے کی ضرورت ہے پس جماعت احمدیہ کے نظام کے تمام حصے اس بات پر غور کرنے کے لئے سر جوڑیں، منصوبہ بندی کریں۔ اس کا ابھی سے خاتمہ کرنے کی کوشش کریں۔**

نیز شادی بیاہ ونجی تقریبات میں بدرسوم اور بے پردگی کا عنصر تیزی سے بڑھ رہاہے اس کے سدباب کے لئے تجاویز سوچی جائیں۔“

اس بارہ میں مجلس شوریٰ نے مندرجہ ذیل سفارشات پیش کیں:۔

سفارشات بابت تجویز نمبر 1

1۔ حضرت مسیح موعود ؑ بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔ **"کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوزِ دل سے دعا کرنے کو ایک حزب ٹھہرا لیں۔اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔** فرمایا:۔ **میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔اوّل:اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔دوم: پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرّۃ عین عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔سوم:پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدّام بنیں۔** (ملفوظات جلد اول صفحہ 309) تربیت کے لئے ضروری ہے کہ والدین درد دل سے بچوں کے لئے ہمیشہ دعا کرتے رہیں۔

2۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔ **"تربیت میں سب سے پہلی چیز نماز ہے اور دوسرا ان کو دین سے واقف کرنا ہے۔...اس لئے ہر شخص اس بات کو اپنے فرائض میں داخل کرلے کہ اولاد کو نماز کی تعلیم دینی ہے۔بلکہ بچوں کو نماز میں ساتھ لائے۔"** (خطبات محمود جلد 13 صفحہ 644) والدین اپنے بچوں کو نماز میں ساتھ لائیں اور نماز کا پابند بنائیں۔

3۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔ **"بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھنے کی عادت ڈالیں اور خود بھی پڑھیں۔ ہر گھر سے تلاوت کی آواز آنی چاہیئے۔"** (خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 688) پس بچوں کو عادت ڈالیں کہ تلاوت قرآن کریم کے بعد ناشتہ کریں۔

4۔ اولاد کی تربیت کے لئے ضروری ہے کہ ہم بچوں کے دل میں خلافت سے محبت اور اطاعت ڈال دیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ

- خطبہ جمعہ اہتمام کے ساتھ سنایا جائے
- حضور انور کے بچوں کے ساتھ پروگرامز بچے اہتمام کے ساتھ سنیں۔
- ہر 15 دن میں ایک مرتبہ حضور انور کو دعا کے لئے ضرور لکھیں۔
- ہر اہم موقع پر راہنمائی اور دعا کے لئے حضور انور کی خدمت میں لکھیں۔

5۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:۔ **"ہم نے بہت سے بچے دیکھے ہیں جن کی تربیت صرف اس لئے خراب ہوئی کہ ان کے والدین کے آپس کے تعلقات اچھے نہ تھے اسی کا بُرا اثر پھر ان کی اولاد پر ہوا۔"** (خطبات ناصر جلد 10 صفحہ 236) پس والدین اپنے گھر کا ماحول جنّت نظیر بنائیں۔ تحمل اور برداشت کے ساتھ ہمیشہ خوش و خرّم زندگی گزاریں۔

6۔ بچوں کی تربیت کے لئے ضروری ہے کہ ان کی صحت کا بھی خیال رکھا جائے۔ بچہ روزانہ کسی کھیل میں شامل ہو یا ورزش کرے۔ آج کل بچے گھروں میں کمپیوٹر اور موبائلز پر گیمز کھیلتے رہتے ہیں۔ والدین اور ذیلی تنظیمیں بچوں

کے لئے صحت مند تفریح کا اہتمام کریں۔

7۔ حضرت مصلح موعود خدام الاحمدیہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔
”جو تین باتیں میں نے بتائی ہیں ان پر انہیں عمل کرنا چاہئے۔یعنی بچوں میں نماز کی عادت،سچ کی عادت اور محنت کی عادت پیدا کرنی چاہئے۔محنت کی عادت میں آوارگی سے بچنا خود آجاتا ہے۔“ (خطبات محمود جلد 19 صفحہ 244،245) نماز اور سچائی کے علاوہ محنت کی عادت پیدا کرنا بہت ضروری ہے۔وقار عمل اس کا بہترین ذریعہ ہے۔بڑے خود بھی وقار عمل کریں اور بچوں کو ساتھ شامل کریں۔

8۔ حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ نے منہاج الطالبین میں تربیت اولاد کے 26 طریق بتائے ہیں۔ تمام والدین ان کا اچھی طرح مطالعہ کریں اور ان امور کو زندگی کا لائحہ عمل بنالیں۔ نظارت اصلاح و ارشاد تربیت اولاد کے طریق شائع کرکے ہر گھر میں والدین کو مہیا کرے۔ تمام والدین سے اس کا مطالعہ کروایا جائے اجلاسات میں اس کے اقتباسات پڑھ کر سنائے جائیں۔

9۔ حضرت مصلح موعود نوراللہ مرقدہ فرماتے ہیں:۔ **”بچوں کو ڈراؤنی کہانیاں نہیں سنانی چاہئیں اس سے ان میں بزدلی پیدا ہوجاتی ہے اور ایسے انسان بڑے ہوکر بہادری کے کام نہیں کرسکتے اگر بچہ میں بزدلی پیدا ہوجائے تو اسے بہادری کی کہانیاں سنانی چاہئیں اور بہادر لڑکوں کے ساتھ کھلانا چاہئے۔“** (انوار العلوم جلد 9 صفحہ 204) گھروں میں ڈراؤنے ڈرامے اور فلمیں وغیرہ بھی نہیں

دیکھنی چاہئیں ان سے بھی بزدلی پیدا ہوتی ہے۔

10۔ والدین بچوں کو بُری صحبت سے بچائیں۔والدین کو بچوں کے دوستوں کا علم ہونا چاہئے ۔نیک دوست اچھا اثر رکھتے ہیں ۔سکول آتے جاتے اور کھیل کے اوقات میں گاہے گاہے بچوں کی نگرانی کرتے رہیں۔ بچوں کو نیک صحبت مہیا کریں۔بچوں کو بیوت الذکر میں درس و دیگر پروگرامز میں بھی شامل کریں۔

11۔ بچوں کے دل میں گناہ سے نفرت اور نیکی سے محبت پیدا کریں۔اسی طرح ظاہری صفائی سے محبت اور گندگی سے نفرت پیدا کریں ۔ بچوں کو صاف ستھرا لباس پہنایا کریں اور بچوں کو گندگی سے نفرت کرنا سکھائیں۔

12۔ بچوں کے سامنے کبھی عہدیداران کا ذکر منفی رنگ میں نہیں کرنا چاہئے اس سے بچوں میں عہدیداران اور نظام سے محبت کم ہوتی ہے۔

13۔ تمام جماعتی رسائل اور اخبارات میں بچوں کے لئے تربیتی واقعات اور کہانیاں شائع کی جائیں۔ اسی طرح تربیت اولاد کے بارہ میں قرآنی احکام ،احادیث نبویہ ﷺ، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کے ارشادات مسلسل شائع ہوتے رہیں۔بچوں کو جماعتی اخبارات ورسائل کے مطالعہ کی عادت بھی ڈالیں۔

14۔ والدین کا بچوں سے محبت کا رابطہ اور تعلق ہونا ضروری ہے۔والدین کھانے کی میز پر بچوں کو سبق آموز کہانیاں اور واقعات سنائیں۔

15۔ ہر سہ ماہی میں ایک یوم والدین منایا جائے جس میں والدین کی تربیتِ اولاد

کے سلسلہ میں راہنمائی کی جائے۔

16۔ والدین بچوں کو پیار سے اپنے ساتھ مانوس کریں۔ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ (بقرہ :261) کے قرآنی حکم کے مطابق بچوں کو اپنے ساتھ وابستہ کریں۔ اس طرح تربیت کرنے میں بہت سہولت رہے گی۔

17۔ جماعتی سطح پر احمدی ڈاکٹر صاحبان کے تعاون سے ایسے پروگرام مرتب کئے جائیں جن میں بچوں کا ڈاکٹری معائنہ کیا جائے ان کا علاج تجویز کیا جائے اور والدین کی راہنمائی بھی کی جائے۔ نظارت صحت میں اس کاریکارڈ رکھاجائے اور کام کی نگرانی کی جائے۔

18۔ بچوں کی صحت کے حوالہ سے خطبات اور اجلاسات میں خصوصی توجہ دلائی جائے۔

فیصلہ حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اللہ تعالیٰ عملدرآمد کی توفیق دے۔

تجویز کا دوسرا حصہ شادی بیاہ اور نجی تقریبات میں بد رسوم اور بے پردگی سے اجتناب کے بارہ میں ہے۔

سفارشات بابت بدرسوم سے اجتناب

1۔ نکاح اور شادی خالصتاً ایک شرعی فریضہ ہے۔اس کو غلط رسومات کی ملونی سے بے برکت کرنا مناسب نہیں۔

2۔ **" شادی بیاہ کی رسوم یا دوسری رسوم ایسا نازک اور اہم سوال ہے جو کسی زندہ جماعت کی دائمی توجہ کا مستحق ہے۔ "** (ارشاد حضرت مصلح موعود برموقع مجلس شوریٰ 1942ء)

"توحید کے قیام میں ایک بڑی روک بدعت اور رسم ہے۔یہ ایک حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ہر بدعت اور ہر بدرسم شرک کی ایک راہ ہے اور کوئی شخص جو توحید خالص پر قائم ہونا چاہے وہ توحید خالص پر قائم نہیں ہوسکتا جب تک وہ تمام بدعتوں اور تمام بدرسوم کو مٹا نہ دے۔" (خطبہ جمعہ 23جون1967ء از خطبات ناصر جلد1 صفحہ758)

3۔ جماعت کو یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ عام روز مرہ کے جماعتی تقاضوں پر سزا دینے کا اور تعزیر کی دھمکی دے کر نیکیوں پر قائم رکھنے کا رجحان آخر کار نفع مند ثابت نہیں ہوسکتا اور بعید نہیں کہ فوائد کی بجائے نقصانات زیادہ اٹھانے پڑیں۔ بہترین طریق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا نظام

ہے۔ بد رسوم کے خلاف بھی اس کو استعمال کرنا چاہئے۔ بے پردگی اور فحاشی کے رجحانات کو روکنے کے لئے بھی اسے ہی استعمال کرنا چاہئے اور نیک رسم و رواج کے قیام کے لئے بھی اور میانہ روی کو جماعتی کردار کا حصہ بنانے کے لئے بھی یہی سب سے موئثر طریق ہے ... یہی ہتھیار ہے جماعت کے ہاتھ میں جس کو نظام جماعت باقاعدہ نظم وضبط کے ساتھ جاری کرے اور اس کو نشوونما دے... نصیحت اگر ایک دفعہ اثر نہیں کرتی تو پھر کی جائے اور پھر کی جائے حتیٰ کہ ''ذَکِّرْ'' کا مضمون جاری ہو جائے اور ''اِنْ نَّفَعَتِ الذِّکْرٰی''کا نتیجہ ظاہر ہونے لگ جائے ۔ (شوریٰ1990کی رپورٹ پرحضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ہدایات) اس ارشاد کی روشنی میں احباب جماعت کوبار بار نصیحت اور یاددہانی کروائی جائے۔

4۔شادی بیاہ کے موقع پر بد رسومات سے اجتناب سے متعلق ایک جامع پمفلٹ تیار کیا جائے۔جسے شادی سے قبل فریقین تک پہنچانا مقامی جماعت کی ذمہ داری ہو۔ نظارت اصلاح وارشاد یہ پمفلٹ تیار کر کے تمام جماعتوں تک پہنچائے۔

5۔ لجنہ اماء اللہ کی طرف سے حضرت اُمِّ متین صاحبہ کا تحریر کردہ کتابچہ ''**رسومات کے متعلق اسلامی تعلیم**'' چھپوا کرشادی سے قبل گھروں تک پہنچایا جائے۔

6۔رسالہ مصباح کا ایک خصوصی شمارہ بد رسوم اور بے پردگی سے اجتناب کے بارہ میں شائع کیا جائے۔

7۔ مرکزی رسائل اور اخبارات میں بیاہ شادی کے متعلق خلفاء کے ارشادات شائع ہوتے رہیں۔

8۔ مکرم محمد منور صاحب کی کتاب ’’ نیک بی بی کی یاد میں‘‘ ایک اچھی چیز ہے جس کو بیاہ شادی کے موقع پر عام کرنا چاہئے۔(شوریٰ1990کی رپورٹ پرحضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہدایات)

9۔ عمل در آمد کے سلسلہ میں باقاعدہ ایک مہم چلانی چاہئے۔بہتر ہو کہ شادی بیا ہ سے کچھ عرصہ پہلے ان مختصر سی نصائح کو چھپوا کر رشتہ شادی میں منسلک ہونے والے خاندانوں کو بھجوادیا جائے (شوریٰ 1990کی رپورٹ پرحضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ہدایات) ہر جماعت اس کی تقسیم کا اہتمام کرے۔

’’نظارت اصلاح وارشاد کواس طرف متوجہ کرتا ہوں کہ جتنی رسوم اور بدعات ہمارے ملک کے مختلف علاقوں میں پائی جاتی ہیں۔ان کو اکٹھا کیا جائے اور اس بات کی نگرانی کی جائے کہ ہمارے احمدی بھائی ان تمام رسوم اور بدعات سے بچتے رہیں۔‘‘ (خطبات ناصر جلد1صفحہ384،385)

10۔ خطبات جمعہ ،درس اور اجلاسات و غیرہ میں اس موضوع پر راہنمائی کی جائے اور بزرگوں کے نیک اسوہ کا واقعاتی رنگ میں تذکرہ کیا جائے۔

11۔ دوران سال تین عشرہ تربیت منائے جائیں جن میں خاص طور پر اس

موضوع پر زور دیا جائے۔ اور ہر عشرہ میں ایک یوم کو مخصوص کر کے "بد رسوم کے خلاف جہاد" کے طور پر منایا جائے۔

12۔احباب جماعت سے رابطے کے نظام کو موئثر اور فعال بنانے کی ضرورت ہے۔ مربیان و معلمین کرام اور جماعتی عہدیداران گھروں میں جاکر احباب جماعت سے رابطے مضبوط کریں۔ تمام احباب جماعت سے مسلسل رابطہ رکھا جائے تو تربیت کے نتیجہ میں مسائل پیدا ہی نہیں ہوں گے۔

13۔ ہر ذیلی تنظیم شادی والے گھرانے سے رابطہ کرے۔ لجنہ اماء اللہ خواتین سے رابطہ کر کے ان کو سمجھائیں۔ خدام الاحمدیہ گھر کے خدام کو اور دولہا کو ملیں۔ اس طرح گھرانے کے ہر فرد سے رابطہ کر کے سب کو بدرسوم سے اجتناب اور پردہ کی پابندی کی تلقین کی جائے۔

14۔ ہر ضلع کی اصلاحی کمیٹی اور تمام جماعتوں کی اصلاحی کمیٹیاں بدرسومات پر نگاہ رکھیں۔ پیش بندی کے طور پر ان کی اصلاح کیلئے کوشش کریں۔ نیز ہر ماہ اصلاحی کمیٹی کا اجلاس ہو جو ضلع میں اس دوران ہونے والی اور متوقع شادیوں کا بھی جائزہ لے۔

15۔ جماعت میں دراصل لجنہ میں اس مضمون پر بھی ایک سوچ اور فکر کے حلقے قائم ہونے چاہئیں کہ خوشی کے اظہار کے ایسے طریق بھی تو سوچے جائیں اور بنائے جائیں جو صاف ستھرے اور پاک ہوں او ر مجلس

عزاء اور مجلس شادی میں فرق نمایاں دکھائی دینے لگے۔ صرف راہیں بند کرنا تو کافی نہیں۔ بہتر، اچھی اور صحت مند راہیں تجویز کرنا بھی ضروری ہے جس سے طبیعتوں پر اچھا اثر پڑے اور محفلیں یادگار بنیں۔ لیکن بدی کی طرف جھکاؤ کے بغیر تا کہ بوریت کی بجائے فرحت پیدا ہو اور دیکھنے والے بھی گہرے نیک تائثر لے کر لوٹیں۔ جماعت نقالی کرنے والی نہ ہو بلکہ جماعت کی نقالی کی جانے لگے۔ (شوریٰ 1990 کی رپورٹ پر خلیفۃ المسیح الرابع کی ہدایات)

16۔ لجنہ اماء اللہ اپنے پروگراموں میں ایک پروگرام ایسا رکھیں جس میں خواتین کے سامنے عملی طور پر شادی سے منسلک خوشیوں کے تمام طریق پیش کئے جائیں اور یہ راہنمائی کی جائی کہ خوشی منانے کے درست طریق کیا ہیں۔

17۔ احمدی شعراء شادی کے گیت لکھیں جو ہلکے پھلکے مزاح پر مشتمل ہوں نیز ایسے گیت بھی لکھیں جو لڑکی کے لئے نصائح پر مشتمل ہوں۔ شادی کے موقع پر بزرگان کی نصائح کو منظوم کیا جا سکتا ہے۔ دعائیہ کلام بھی ہو سکتا ہے۔ اسی طرح لڑکے والوں کے لئے ڈھولکی پر گائے جانے والے گیت بھی لکھے جائیں۔ (جو موجودہ لوک گیت اور فلمی گیتوں کا متبادل ہوں)

18۔ بیاہ شادیوں کے موقع پر عورتوں کے معاملات ہوں تو لجنہ کو مستعدی

اور اخلاص کے ساتھ دینی خدمات پیش کرنی چاہئیں۔مردوں کے معاملات ہوں تو انصار اور خدام کو یہ کام سنبھالنے چاہئیں۔ہم نے ان کو نمونے دینے ہیں۔ہم نے ان کو دکھانا ہے کہ اسلامی معاشرہ بعض اقدار کے ساتھ وابستہ ہے۔ان اقدار کی حفاظت تم نہیں کرسکتے تو ہم غلامانِ احمد محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔ہم یہ کر کے دکھائیں گے اور بتائیں گے کہ کس طرح ان اقدار کی حفاظت کی جاتی ہے۔ (شوریٰ1990کی رپورٹ پرحضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ہدایات) اس سلسلہ میں ہر شادی سے قبل امیر صاحب یا صدر جماعت اور مربی صاحب گھر کے سربراہ سے ملیں اورانتظام میں تعاون کی پیش کش کریں۔اسی طرح لجنہ کی طرف سے گھر کی خواتین کی معاونت اور راہنمائی کی جائے۔نیز واضح کر دیا جائے کہ کسی غلط رسم کی صورت میں ہم شامل نہیں ہوں گے۔

19۔ ہر احمدی گھر میں MTAہونا ضروری ہے۔احباب جماعت کوحضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ سننے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی جائے۔نیز بیاہ شادی پر رسوم سے اجتناب کے متعلق اور پردہ کے متعلق خلفاء سلسلہ کے خطبات بغرض یاددہانی MTA پر بھی نشر کئے جائیں۔

20۔ MTAپر ٹاک شوز کروائے جائیں ۔جن میں بد رسومات کے نقصانات وضاحت کے ساتھ بیان کئے جائیں۔بزرگان سلسلہ نوجوانوں کے

ساتھ بیٹھ کر گفتگو کریں اور ان کی راہنمائی کریں۔ نیز آنحضور ﷺ نے اور حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء نے جس طرح بچوں کی شادیاں کیں۔ وہ حالات بھی بتائیں۔ جن شادیوں میں شامل ہوئے ان کے حالات بتائیں۔

21۔ چونکہ آجکل میڈیا بہت متاثر کر رہا ہے اس لئے MTA کے لئے ایسے پروگرام تیار کئے جائیں جن میں شادی کے موقع پر خوشی منانے کے طریق پیش ہوں۔

22۔ بعض خواتین بیاہ شادی کے موقع پر پردہ کو ضروری خیال نہیں کرتی اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ لجنہ کی طرف سے راہنمائی ہو کہ پردہ خوشی غمی ہر موقع پر ضروری ہے۔ اس بارہ میں لجنہ تربیت کرے۔ شادی کے موقع پر دولہا کو جب عورتوں کی طرف بلاتے ہیں تو ساتھ نامحرم دوستوں کا جانا مناسب نہیں۔ اس موقع پر نامحرم عورتیں بھی پردہ کریں۔

23۔ پردہ کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ خواتین کے حصے میں کھانا کھلانے کیلئے خواتین ہی ہوں۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا تھا کہ لجنہ کی ٹیمیں ہوں۔ یا اطفال معاونت کریں۔ اگر تقریب شادی ہال میں رکھنی ہو تو ایسا ہال منتخب کیا جائے جہاں پردہ کا انتظام ہو۔ بیرے خواتین کی طرف Serve نہ کریں بلکہ موجود خواتین میں سے چند کی ڈیوٹی لگا دی جائے۔

24۔ مووی یا فوٹو گرافی کے حد سے بڑھے رجحان کو کم کیا جائے۔اس میں بھی بے پردگی کا عنصر شامل ہے۔اگر ضرور بنوانی ہو تو کوشش کی جائے غیر مردوں کے ذریعہ وڈیو نہ بنوائی جائے بلکہ مستورات کی طرف خواتین ہی وڈیو بنائیں اور وڈیو بنانے سے پہلے اعلان کر دیا جائے کہ پردہ کرلیں تا کہ صرف خاندان کی وڈیو بنے۔اسی طرح تصاویر بھی صرف اپنے فیملی ممبران کی بنائی جائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ ”شادی کارڈوں پر بھی بے انتہا خرچ کیا جاتا ہے۔دعوت نامہ تو پاکستان میں ایک روپے میں بھی چھپ جاتا ہے۔یہاں بھی بالکل معمولی سا پانچ سات پینس Pens میں چھپ جاتا ہے۔تو دعوت نامہ ہی بھیجنا ہے کوئی نمائش تو نہیں کرنی۔لیکن بلاوجہ مہنگے مہنگے کارڈ چھپوائے جاتے ہیں۔پوچھو تو کہتے ہیں کہ بڑا سستا چھپا ہے۔صرف پچاس روپے میں۔اب یہ صرف پچاس روپے جو ہیں اگر کارڈ پانچ سو کی تعداد میں چھپوائے گئے ہیں تو یہ پاکستان میں پچیس ہزار روپے بنتے ہیں اور پچیس ہزار روپے اگر کسی غریب کو شادی کے موقع پر ملیں تو وہ خوشی اور شکرانے کے جذبات سے مغلوب ہو جاتا ہے۔تو اس طرح بے شمار جگہیں ہیں جہاں بچت کی جاسکتی ہے۔“ (خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 343)

25۔ شادی کارڈز پر اسراف نہ کیا جائے۔افشاں والے اور مہنگے کارڈ سے

اجتناب کیا جائے۔

26۔ مہندی کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں کہ

”فی ذاتہ اس میں قباحت نہیں کہ اس موقع پر بچی کی سہیلیاں اکٹھی ہوں اور خوشی منائیں۔ طبعی اظہار تک اس کو رکھا جائے تو اس میں حرج نہیں لیکن اگر اس کو رسم بنا لیا جائے کہ باہر سے دولہا والے ضرور مہندی لے کر چلیں تو ظاہر ہے کہ اس میں ضرور تصنع پایا جاتا ہے۔ بچی کی مہندی گھر پر ہی تیار ہونی چاہیئے۔ اس کے لئے ایک چھوٹی سی بارات بنانے کا رواج قباحتیں پیدا کرے گا۔ اس موقع پر دولہا والوں کی طرف سے باقاعدہ ایک وفد بنا کر حاضر ہونا اور اس موقعہ پر اس کے لوازمات کے طور پر پُر تکلف کھانے وغیرہ۔ یہ جب ایک رسم بن جائے تو سوسائٹی پر بوجھ بن جاتا ہے۔“ (الفضل 26 جون 2002ء)

27۔ شادی بیاہ کے موقع پر وقت کی پابندی نہ کرنا عام ہو گیا ہے۔ اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا جاتا۔ ہمیں اس سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ ہم اس کے ماننے والے ہیں جس کو کہا گیا تھا کہ تیرا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔

28۔ دلہن کا بیوٹی پارلر پر تیار ہونا اور اس پر بہت بڑی رقم خرچ کرنا درست نہیں۔ بیوٹی پارلر پر جانے کی وجہ سے دلہن کا وقت پر نہ پہنچنا

بھی درست نہیں۔ دلہن کو ہر صورت وقت پر تیار ہونا چاہئےاس رواج کو بھی کم کیا جائے۔

29۔ دلہن کے کپڑوں پر بہت زیادہ خرچ کرنا بھی مناسب نہیں۔ کیونکہ ایسے جوڑے عموماً دوبارہ پہنے بھی نہیں جاتے۔ ایسے کپڑے اگر لجنہ اکٹھے کرے اور انہیں ایسی بچیوں کو تقسیم کر دیا جائے جو استطاعت نہیں رکھتیں تو مناسب ہے۔

30۔ مہندی پر لڑکے اور لڑکی کی طرف سے تمام مردوں کا پیلے کپڑے بنوانا بھی رسم ہے۔اس سے بھی اجتناب کرنا چاہئے۔

31۔ بڑے شہروں میں رات کو بارات کا رواج ہے۔رات گئے تک تقریبات چلتی ہیں۔ اتنی تاخیر ہو جاتی ہے کہ پھر فجر کی نماز ضائع ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔بہت زیادہ تاخیر مناسب نہیں۔

32۔ چھٹی شرط بیعت یہ ہے کہ **"یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔"** اس شرط بیعت کو بطور ماٹو اس سکیم میں شامل کیا جائے۔

33۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ایک اشتہار شائع کیا جس کے آغاز میں لکھا کہ:۔ **"جس شخص کے پاس یہ اشتہار پہنچے اس پر فرض ہے کہ گھر میں جا**

کر اپنے کنبے کی عورتوں کو تمام مضمون اس اشتہار کا اچھی طرح سمجھا کر سنا وے۔ اور ذہن نشین کر دے اور جو عورت خواندہ ہو اس پر بھی لازم ہے کہ ایسا ہی کرے۔" (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 84)

پھر فرمایا:۔ "ہماری قوم میں یہ بھی ایک بد رسم ہے کہ شادیوں میں صد ہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عند الشرع حرام ہیں اور آتشبازی چلوانا اور کنجروں اور ڈوموں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے۔ ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے۔ گناہ سر پر چڑھتا ہے۔ صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح کے ولیمہ کرے یعنی چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے۔" (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 87)

34۔ آتش بازی حرام مطلق ہے۔ اس سے بالکل بچنا چاہئے۔

35۔ دعوت ولیمہ پر اسراف بھی درست نہیں ۔ دولہا کا صرف چند دوستوں کو کھانا کھلا نا بھی کافی ہے۔

36۔ اسی طرح بِد، مایوں بٹھانا ، لڑکے کو "گانہ" باندھنا، برات پر پیسے پھینکنا، سربالا بنانا، جہیز یا بری کی نمائش، ہیجڑوں کا نچانا، نوٹوں کے ہار ڈالنا وغیرہ سب رسومات ہیں۔

37۔ ہوائی فائرنگ بھی اسراف اور دکھاوے کے ساتھ ساتھ انتہائی

خطرناک بھی ہے۔اس پر خاص توجہ اور نصیحت کی ضرورت ہے۔

38۔لائٹنگ پر بے جا خرچ کرنا درست نہیں۔ آجکل تو توانائی کے بحران کی وجہ حکومتی سطح پر بھی لائٹنگ نہ کرنے کی تحریک ہو رہی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ **"میں تنبیہ کرتا ہوں کہ ان لغویات اور فضولیات سے بچیں۔پھر ڈانس ہے ناچ ہے ......بعض دفعہ اس قسم کے بیہودہ قسم کے میوزک یا گانوں کے اوپر ناچ ہورہے ہوتے ہیں اور شامل ہونے والے عزیز رشتہ دار اس میں شامل ہوجاتے ہیں تو اس کی کسی صورت میں بھی اجازت نہیں دی جاسکتی ......بعض لوگ اکثر مہمانوں کو رخصت کرنے کے بعد اپنے خاص مہمانوں کے ساتھ علیحدہ پروگرام بناتے ہیں اور پھر اسی طرح کی لغویات اور ہلڑبازی چلتی رہتی ہے گھر میں علیحدہ ناچ ڈانس ہوتے ہیں چاہے لڑکیاں لڑکیاں ہی ڈانس کر رہی ہوں یا لڑکے لڑکے بھی کر رہے ہوں لیکن جن گانوں اور میوزک پہ ہو رہے ہوتے ہیں وہ ایسی لغو ہوتی ہیں کہ وہ برداشت نہیں کی جاسکتیں۔"** (خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 687،688)

پھر فرمایا **"آج میں خاص طور پر پاکستان اور ہندوستان اور اس معاشرے کے لوگوں کو جہاں ہندووانہ رسم ورواج تیزی سے راہ پارہے ہیں،داخل ہورہے ہیں۔ان کے احمدیوں کو کہتا ہوں کہ اس سلسلہ میں اپنی اصلاح کرلیں اور جماعتی نظام اور ذیلی تنظیموں کا نظام جو ہے یہ بھی ان بیاہ**

شادیوں پہ نظر رکھے اور جہاں کہیں بھی اس قسم کی بے ہودہ فلموں کے ناچ گانے یا ایسے گانے جو سراسر شرک پھیلانے والے ہوں دیکھیں تو ان کی رپورٹ ہونی چاہیئے۔ اس بارے میں قطعاً کوئی ڈرنے کی ضرورت نہیں کہ کوئی کس خاندان کا ہے اور کیا ہے۔" (خطبہ جمعہ 25 نومبر 2005ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔ "میں ہر گھر کے دروازے پر کھڑے ہوکر اور ہر گھرانہ کو مخاطب کر کے بدرسوم کے خلاف جہاد کا اعلان کرتا ہوں اور جو احمدی گھرانہ بھی آج کے بعد ان چیزوں سے پرہیز نہیں کرے گا اور ہماری اصلاحی کوشش کے باوجود اصلاح کی طرف متوجہ نہیں ہوگا وہ یہ یادرکھے کہ خدا اوراس کے رسول اور اس کی جماعت کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہے وہ اس طرح جماعت سے نکال کے باہر پھینک دیا جائے گا جس طرح دودھ سے مکھی۔ پس قبل اس کے کہ خدا کا عذاب کسی قہری رنگ میں آپ پر وارد ہو یا اس کا قہر جماعتی نظام کی تعزیر کے رنگ میں آپ پر وارد ہو اپنی اصلاح کی فکر کرو اور خدا سے ڈرو اور اس دن کے عذاب سے بچو کہ جس دن کا ایک لحظہ کا عذاب بھی ساری عمر کی لذتوں کے مقابلہ میں ایسا ہی ہے کہ اگر یہ لذتیں اور عمریں قربان کر دی جائیں اور انسان اس سے بچ سکے تو تب بھی وہ مہنگا سودا نہیں، سستا سودا ہے۔"

39۔ امراء سیکرٹریان اور عاملہ کے ارکان کو پابند کیا جائے کہ اگر کہیں کوئی

بد رسم دیکھیں تو چشم پوشی سے کام نہ لیں بلکہ مرکز کو رپورٹ کریں۔

40۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ نے 1987ء کی شوریٰ میں بد رسوم و بے پردگی کے حوالے سے سفارشات کی منظوری دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ ”انتھک نگرانی اور استقلال کی ضرورت ہے۔“

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2009ء میں ان سفارشات کی منظوری دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ:-

”اچھی تجاویز ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر عمل کرنے کی بھی توفیق دے اور کچھ عرصے بعد نظارت اصلاح وارشاد مربیان اور عہدیداران اسے بھول نہ جائیں۔ حضرت مسیح موعود کے الفاظ اگر خاص طور پر ہر عورت کے ذہن نشین لجنہ کروا دے تو ان بدعات سے چھٹکارہ پانے میں مدد ملے گی۔“

فیصلہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بڑی تفصیلی سفارشات ہیں۔ لیکن تمام وہی ہیں جو آپ کے سامنے عرصہ سے رکھی جارہی ہیں۔ اصل چیز ہے کہ اس پر عمل کروانا اور عمل جب تک مسلسل یاددہانی اور چیک کرنے کا نظام نہ ہو نہیں ہوسکتا۔ اس لئے نظام کو چست کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

تجویز نمبر 2 از نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

’’حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیزنے خطبہ جمعہ 13فروری 2015ء میں ارشاد فرمایا کہ **”نماز باجماعت کی طرف عموماً توجہ نہیں ہے یا یہ بھی ہے کہ نمازیں جمع کرنے کی طرف بلاوجہ زیادہ توجہ ہو گئی ہے۔ باوجود توجہ دلانے کے بار بار کی تلقین کے باجماعت نماز کے لئے ایک بڑی تعداد کو ذوق و شوق نہیں ہے گویا یہ ایک قومی بیماری بن رہی ہے اس لئے اس کے شدت سے علاج کی بہت زیادہ ضرورت ہے... من حیث القوم (بیوت الذکر) میں جا کر نماز نہ پڑھنے یا نمازیں جمع کرنے کا نقص مزید بڑھنے کا خطرہ اور امکان اس وقت بڑھ جاتا ہے جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ بچوں کے ذہنوں میں اس کی اہمیت کم ہوتی جا رہی ہے..... پس اس بارے میں ہر جگہ غور اور منصوبہ بندی کی ضرورت ہے نہیں تو اگلی نسل میں یہ قومی بدی بن جائے گی۔ اپنے ماحول پر نظر ڈال کر جیسا کہ میں نے کہا ہمیں وسیع تر منصوبہ بندی کرنے کی ضرورت ہے۔“**

اس بارہ میں مجلس شوریٰ نے مندرجہ ذیل سفارشات پیش کیں:۔

سفارشات بابت تجویز نمبر 2

قیام نماز کے بارہ میں اس سے قبل مجلس مشاورت 2000ء، 2003ء، 2007ء اور 2011ء میں تجاویز پیش ہو چکی ہیں۔

1۔ بار بار نماز کے حوالے سے تجویز آ رہی ہے۔ نماز کا قیام صرف ایک سال کی کوشش کا نام نہیں بلکہ قرآنی حکم کے مطابق وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْھَا (طٰہٰ:133) ترجمہ: اور اپنے گھر والوں کو نماز کی تلقین کرتا رہ اور اس پر ہمیشہ قائم رہ۔ کے تحت مستقل مزاجی کے ساتھ اپنے اہل وعیال کو نماز کی تلقین کرتے چلے جانے کا نام ہے۔ پس اس سال اس حوالے سے کوشش کی جائے کہ مستقل مزاجی کے ساتھ یہ کام کرنا ہے۔

2۔ قیام نماز کا آغاز گھر کے یونٹ سے کرنا چاہئے کیونکہ اوّلین ذمہ داری والدین کی ہے۔ والدین خود نماز قائم کریں اور اپنی اولاد کو نماز باجماعت کا عادی بنائیں۔ حضرت اسماعیلؑ کے حوالہ سے قرآن میں ہے کہ وَكَانَ يَاْمُرُ اَھْلَہٗ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّكٰوۃِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّہٖ مَرْضِيًّا (مریم:56)اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا کرتا تھااور اپنے ربّ کے حضور بہت ہی پسندیدہ تھا۔

3۔ ذیلی تنظیمیں بھی قیام نماز کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ انصاراللہ اور خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ اپنی تنظیم کے ممبران کو نماز کا عادی بنائیں اور لجنہ اماء اللہ خواتین کو نماز کا عادی بنائے۔ نماز جمعہ میں حاضری بڑھانے کے لئے خصوصی کوشش کی جائے اور کوئی ایسا احمدی نہ رہے جو نماز جمعہ کی ادائیگی میں سُست ہو۔

4۔ اطفال الاحمدیہ میں سائقین کا نظام فعال بنایا جائے سائقین نماز کی حاضری بھی لگائیں اور اپنے حزب میں تمام بچوں کو توجہ بھی دلاتے رہیں کہ نماز باجماعت ادا کرنی ہے۔ نیز اطفال الاحمدیہ کے حاضری نماز کے مقابلے کروائے جائیں۔اور

پوزیشن لینے والوں کی حوصلہ افزائی کی جائے اور انعامات تقسیم کئے جائیں۔

5۔ جماعتی اخبارات ورسائل میں نماز کے بارہ میں مضامین مسلسل شائع ہوتے رہیں۔ ایم ٹی اے پر نماز کے بارہ میں درس اور تقاریر نشر ہوں ۔ درسوں، تقاریر اور خطبات کے ذریعہ نماز کی خوبیوں کو اجاگر کیا جائے اور اس کے حسن سے آگاہ کیا جائے۔ اور سمجھایا جائے کہ یہ کوئی چٹی نہیں بلکہ دینی اور دنیاوی ترقیات کا ذریعہ ہے۔ نماز کے فوائد اور اہمیت کو بار بار بیان کر کے دلوں میں نماز کی محبت پیدا کی جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: **"خوب سمجھ لو کہ عبادت بھی کوئی بوجھ اور ٹیکس نہیں اِس میں بھی ایک لذّت اور سرور ہے اور یہ لذّت اور سرور دنیا کی تمام لذتوں اور تمام حظوظِ نفس سے بالاتر اور بالاتر ہے۔"** (ملفوظات جلد سوم صفحہ 26) پس ہم نے صرف قیام نماز نہیں بلکہ لذت اور حظ والی نماز قائم کرنی ہے۔

6۔ قیام نماز کے سلسلہ میں آیات قرآنیہ ، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے سلسلہ کے ارشادات احباب جماعت کو مہیا کئے جائیں ۔ مسلسل یاددہانی کے لئے کیلنڈر اور چارٹ وغیرہ بھی شائع کئے جائیں۔ یہ کام مرکز کی نگرانی میں ہو۔

7۔ وعظ ونصیحت ، تقاریر اور مضامین میں نماز میں لذت اور سرور حاصل کرنے کے طریق بیان کئے جائیں۔ نماز کے مسائل کے بارہ میں سوال وجواب کی مجالس اور کلاسز ہوں۔ جن سے نماز کے مسائل کے بارہ میں احباب جماعت کو آگاہی

ہو۔اسی طرح گھروں میں والدین، بزرگوں کی عبادات کے واقعات سنائیں۔ نماز سادہ اور باترجمہ سیکھنے کی طرف خاص توجہ دی جائے اور ہر ذیلی تنظیم اپنے ممبران کو نماز سادہ اور پھر نماز باترجمہ سکھانے کا اہتمام کرے۔ نظارت اصلاح وارشاد نماز باترجمہ شائع کرواکے احباب جماعت کو مہیا کرے۔

8۔ بچوں کو نماز سکھانے کے لئے سی ڈی موجود ہے جس کو کمپیوٹر میں انسٹال install کیا جاسکتا ہے۔اسی طرح صدر انجمن کی ویب سائیٹ پر نماز کا لفظی اور بامحاورہ ترجمہ سیکھنے کا پروگرام موجود ہے www.saapk.org/urdu/namaz اس سے بھی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

9۔ حضرت مصلح موعود کی کتاب ”اسلامی نماز“ کو عام کیا جائے۔اس میں حضور نے وضو سے لے کر سلام تک ساری نماز اوراس کا طریق بیان کیا ہے۔

10۔بیوت الذکر کا ظاہری ماحول ہمیشہ آرام دِہ اور پر سکون ہونا چاہئے۔اس لئے حسب حالات بیوت میں انتظامات کئے جائیں۔ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ (اعراف:32) کے مطابق بیوت الذکر کی صفائی کا بھی اہتمام ہونا چاہئے اور لوگوں کو بھی تلقین کرنی چاہئے کہ بیوت الذکر میں پاکیزگی کے اصول اپناتے ہوئے آئیں۔ نوجوانوں کو نماز کی طرف راغب کرنے کے لئے اور جماعتی سینٹرز کے ساتھ وابستگی پیدا کرنے کے لئے سنٹر کے ساتھ ایسے پروگرامز رکھے جائیں جو نوجوانوں کی دلچسپی کا موجب ہوں۔ حضور انور نے فرمایا: **(بیوت الذکر) میں اپنی مجالس کے علاوہ ایسے پروگرام ہوں جو نوجوانوں کی دلچسپی کا**

موجب ہوں۔ کوئی موضوع رکھ لیں جس پر اظہار خیال ہو۔اِن ڈور کھیلوں وغیرہ کے پروگرام ہوں۔ فرمایا **آپ نصیحت تو کرسکتے ہیں لیکن سختی نہیں کرسکتے۔پس نصیحت کرتے چلے جائیں۔** (الفضل انٹر نیشنل 21اکتوبر 2005ء) نوجوانوں کی دلچسپی کے لئے بیوت الذکر میں کوئی موضوع رکھ لیں جس پر اظہارِ خیال ہو حسبِ حالات اِنڈور گیمز، کمپیوٹر ٹریننگ، لائبریری اور ڈیجیٹل لائبریری وغیرہ کا انتظام کیا جائے۔

11۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا ارشاد جس کی توثیق حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے کی ہے اس کے مطابق ہر ماہ مجلس عاملہ کا ایک اجلاس قیام نماز کے بارہ میں ہو۔ جس میں صرف نماز کے حوالے سے بات چیت کی جائے۔

12۔اصلاحی کمیٹی قیام نماز کا بطور خاص جائزہ لے۔یہ کمیٹی حکمت اور محبت کے ساتھ نماز میں سُست افراد کو چُست بنانے کے لئے مساعی کرے اوران کو نماز کے پابند افراد کے سپرد کرے۔ہر اجلاس میں سابقہ مساعی کا بھی جائزہ لیا جائے کہ کس حد تک کامیابی ہوئی ہے۔پھر اس کی روشنی میں آئندہ کا لائحہ عمل بنایا جائے۔ نیشنل مجلس عاملہ ڈنمارک کے ساتھ میٹنگ میں ہدایات دیتے ہوئے حضورانور نے فرمایا **(بیت الذکر) میں آنے والے تو وہی ہوتے ہیں جن کا پہلے ہی جماعت سے تعلق اور رابطہ ہوتا ہے۔ دیکھنا یہ ہے جو لوگ (بیت الذکر) نہیں آتے ان کو کس طرح لانا ہے۔ ان کے لئے پروگرام بنانے چاہئیں۔** حضورانور نے فرمایا **ایسے لوگوں کو واپس لانے کے لئے عاملہ مل کر بیٹھے، سوچے اور پروگرام بنائے اوراس**

پر عملدرآمد کی رپورٹ آنی چاہئے...... ایسا پروگرام بنائیں کہ ان کے مزاج کے مطابق ان کو قریب لانے کی کوشش کی جائے...... نوجوان اپنے پروگرام بنائیں اور لجنہ اپنے پروگرام بنائے کہ ان کمزور فیملیز کو کس طرح ساتھ ملانا ہے۔ (الفضل انٹرنیشنل 21 اکتوبر 2005ء)

13۔ قیام نماز کے لئے بیوت الذکر کا قیام بہت ضروری ہے جہاں چند احمدی گھرانے ہوں وہاں نماز سینٹر قائم ہو اور بیت الذکر کے لئے کوشش شروع کر دی جائے۔ جہاں یہ انتظام نہ ہو وہاں گھروں پر نماز سینٹر بنائے جائیں۔

14۔ ایم ٹی اے پر حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ سننے اور سنوانے کی طرف خصوصی توجہ دی جائے اور ہر احمدی کا تعلق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ سے جوڑ دیا جائے۔

15۔ نماز کے بارے میں ایک کتاب شائع کی جائے جس میں نماز کے حوالے سے تمام باتیں درج کی جائیں۔ اس کی اہمیت، مسائل اور طریق کا بیان ہو۔ نیز مختصر فولڈر بھی شائع ہوں۔ نظارت اصلاح وارشاد اس کی اشاعت کا اہتمام کرے۔

16۔ مندرجہ ذیل دعائیں زبانی یاد کروائی جائیں جن میں قیام نماز اور نماز میں لذّت کا ذکر ہے۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ق رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ (ابراہیم: 41) اے میرے ربّ! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری نسلوں کو بھی۔ اے

ہمارے ربّ! اور میری دعا قبول کر۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نماز میں سوز پیدا کرنے کے لئے ایک دعا سکھلائی ہے۔ اگر توجہ پیدا نہ ہو تو پنج وقت ہر ایک نماز میں خدا تعالیٰ کے حضور میں بعد ہر ایک رکعت کے کھڑے ہو کر یہ دعا کریں۔

"اے خدائے تعالیٰ قادر و ذوالجلال میں گناہ گار ہوں اور اس قدر گناہ کی زہر نے میرے دل اور رگ و ریشہ میں اثر کیا ہے کہ مجھے رقت اور حضور نماز حاصل نہیں ہو سکتا۔ تو اپنے فضل و کرم سے میرے گناہ بخش اور میری تقصیرات معاف کر اور میرے دل کو نرم کر دے اور میرے دل میں اپنی عظمت اور اپنا خوف اور اپنی محبت بٹھا دے تا کہ اس کے ذریعہ سے میری سخت دلی دور ہو کر حضور نماز میں میسر آوے۔" (فتاویٰ مسیح موعود صفحہ 37)

بے ذوقی کی نماز میں ذوق پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ نے یہ دعا سکھلائی کہ:

"اے اللہ تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اِس وقت بالکل مُردہ حالت میں ہوں میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آجاؤں گا۔ اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے۔ تو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے۔ تو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں۔" جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت

اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقت پیدا کر دے گی۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 616)

17۔ چند آیات لوگوں کو یاد کروائی جائیں جن میں نماز کی اہمیت بیان ہوئی ہے۔

- وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ ط إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ (العنکبوت:46) اور نماز کو قائم کر، یقیناً نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے۔
- اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا (النساء:104) یقیناً نماز مومنوں پر ایک وقتِ مقررّہ کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔
- وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ۔۔۔ (طہٰ:15) اور میرے ذکر کے لئے نماز کو قائم کر۔
- وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ط (طہٰ:133) اور اپنے گھر والوں کو نماز کی تلقین کرتا رہ اور اس پر ہمیشہ قائم رہ۔
- الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ (المومنون:3) وہ جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔
- وَالَّذِينَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ (المومنون:10) اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں پر محافظ بنے رہتے ہیں۔
- حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى (البقرہ:239) نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص مرکزی نماز کی۔
- الَّذِينَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ (المعارج:24) وہ لوگ جو اپنی نماز پر دوام اختیار کرنے والے ہیں۔

- **حدیث:** قُرَّ ةُ عَيْنِىْ فِىْ الصَّلٰوةِ (سنن نسائی کتاب عشرۃ النساءباب حب النساء)

میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

18۔بلاوجہ نمازیں جمع کرنے کے رجحان کو ختم کیا جائے۔اس بارہ میں خطبات جمعہ، دروس و تقاریر اور مضامین میں وضاحت کی جائے کہ نماز جمع کرنے کی کب اجازت ہے۔بلاجواز نماز جمع کرنادرست نہیں۔ تمام بیوت الذکراور نماز سنٹرز پر اس کاخاص اہتمام کیا جائے۔ اسی طرح اکیلے نماز ادا کرنے کی بجائے نماز باجماعت کا التزام کیا جائے۔اگر مجبوری ہو، جنگل میں اکیلا ہو تو تکبیر کہہ کر نماز پڑھ لے۔اس کے علاوہ ہر صورت نماز باجماعت ہی ادا کرنی چاہیئے۔

فیصلہ حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اللہ تعالیٰ سب کو مسلسل عمل کرنے اور کروانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تجویز نمبر 3 از لجنہ اماء اللہ لاہور بتوسط صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان

" آجکل کثرت سے رشتے ٹوٹ رہے ہیں اور خانگی مسائل بڑھ رہے ہیں ، جو حقائق سامنے آرہے ہیں ان میں لڑکا ، لڑکی اور ان دونوں کے والدین کی تربیت کی کمی بھی سامنے آتی ہے اور اس وجہ سے معاشرے میں کئی قسم کے مسائل سامنے آرہے ہیں۔ مجلس شوریٰ اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے تربیتی لائحہ عمل تجویز کرے"

اس تجویز کے بارہ میں مجلس شوریٰ نے مندرجہ ذیل سفارشات پیش کیں۔

سفارشات تجویز نمبر 3

1۔ نظارت رشتہ ناطہ کے تحت ایک پمفلٹ چھپوایا جائے جس میں قرآنی آیات خصوصاً خطبہ نکاح کے موقع پر پڑھی جانے والی آیات ، احادیث نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی ہدایات چھپوا کر عام کی جائیں جو لڑکے لڑکیوں کو جن کی شادیاں ہونے والی ہیں تحفۃً دی جاسکتی ہیں۔

2۔ تمام جماعتی رسائل اوراخبارات میں نیز MTA کے ذریعہ اس موضوع پر بھرپور تحریک چلنی چاہئے جس میں لڑکے اور لڑکی کے حقوق اور فرائض کے بارے میں تفصیل سے بتایا جائے۔ MTA سے اس سلسلہ میں فائدہ اٹھایا جائے اور تربیتی پروگرام تیار کیے جائیں۔ ایسے تربیتی پروگرام انصار اللہ ، خدام الاحمدیہ

اور لجنہ اماء اللہ تیار کروائیں۔

3۔ عائلی مسائل تربیت کی کمی کی وجہ سے پیدا ہو رہے ہیں اس کمی کو دور کرنے کے لئے خلیفہ وقت کے خطبات کی طرف توجہ دی جائے کہ یہ خطبات ہر احمدی سنے کیونکہ خلافت سے وابستگی حقیقی طور پر تربیت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بچوں کی کلاسز بچوں کو باقاعدگی سے سنائی جائیں۔

4۔ ہم کفو کے حکم کو مد نظر نہ رکھنے کے نتیجہ میں بھی مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ رشتہ کرتے وقت خاص طور پر اس بات کو مد نظر رکھا جائے۔ کفو میں مذہب، دینداری اور معاشرتی یکسانگی کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ نیز اس حدیث پر بھرپور عمل کرنے کی ضرورت ہے کہ مومن وہ ہے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہ اپنے بھائی کے لئے پسند کرتا ہے۔ اس حدیث کی اہمیت تمام احباب جماعت کو سمجھائی جائے اس سے بہت سے مسائل حل ہو جائیں گے۔

5۔ ہر مرحلہ پر قول سدید کا فقدان بھی میاں بیوی کے درمیان ناچاقی کا باعث بنتا ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں پکی اور سچی بات کہنی چاہئے کبھی کوئی بات ایسی نہ کہو جو فساد کا موجب ہو۔ اگر اس بات کو مد نظر رکھا جائے تو شادی بیاہ کے متعلق نصف لڑائیاں اس سے رک جائیں"۔ (خطباتِ محمود جلد 3 ص 12) پس قول سدید کی تعلیم کو عام کرنے سے ہم یقینی طور پر 50 فیصد لڑائیوں پر قابو پا سکتے ہیں۔

6۔ لڑکے اور لڑکی دونوں کی مرضی معلوم کرنا بہت ضروری ہے اگر ایک بھی

راضی نہیں تو کسی صورت رشتہ نہیں کرنا چاہئے زبردستی کے رشتے لڑائی جھگڑے پر منتج ہوتے ہیں۔ اسی طرح رشتہ سے پہلے تحقیق کر لینی چاہئے۔

7۔ رشتے یا منگنی کے بعد لڑکے اور لڑکی کا بے تکلف ملنا نیز انٹرنیٹ اور موبائل فون کے ذریعے ضرورت سے زیادہ رابطہ کئی بار رخصتی سے قبل ہی کشیدگی اور ناراضگی کا موجب بنا ہے بسا اوقات SMS محفوظ کر کے بعد میں اسے بطور ثبوت قضاء میں پیش کیا جاتا ہے۔ انٹرنیٹ اور موبائل فون کے غلط استعمال کے حوالے سے خلفاء کے خطبات کو لائحہ عمل بناتے ہوئے ہر گھرانے سے رابطہ رکھا جائے۔

8۔ کونسلنگ کی بہت ضرورت ہے شادی سے پہلے بھی لڑکے اور لڑکی کو سمجھایا جائے اور شادی کے بعد بھی۔ شریعت کو سامنے رکھتے ہوئے شادی کے جملہ امور کی بابت کونسلنگ کی جائے لڑکے اور لڑکی کو ان کے فرائض اور ذمہ داریوں کے بارے میں بتایا جائے۔ کونسلنگ کا کام ماں باپ، بڑے بہن بھائی، مربیان، امیر ضلع، سیکرٹری رشتہ ناطہ، نیز انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے عہدیداران کریں۔ خصوصاً ماں باپ کو توجہ دلائی جائے کہ وہ بچوں کے ساتھ کونسلنگ کریں۔ اس سلسلہ میں نفسیاتی تعلیم بھی ضروری ہے اس کے ذریعے سے لڑکے اور لڑکی میں مثبت سوچ پیدا کی جاسکتی ہے۔

9۔ عہدیداران ذاتی روابط بڑھائیں اور ان کا ہر گھر سے ذاتی تعلق اور رابطہ ہونا چاہئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے رشتہ ناطہ کے بارے میں فرمایا کہ: ”میں تمام امراء سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ایک سے زیادہ افراد کو ملک کے مختلف

حصوں میں اپنے نمائندہ کے طور پر منتخب کریں... آپ ایسے لوگوں کو مقرر کریں جو یہ جانتے ہوں کہ یہ کام کیسے کرنا ہے اور تمام سال فعال رہیں۔ وہ اپنے علاقے میں تمام خاندانوں کو جانتے ہوں ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ بعض لڑکیوں کو ان کے والدین نظر انداز کر رہے ہیں۔ والدین انہیں اچھی نرسیں یا اچھی انتظامی افسر بنا رہے ہیں لیکن اچھی بیویاں نہیں بنا رہے۔ وہ آپ کو تنبیہی پیغام بھجوائیں کہ یہ وہ لڑکیاں ہیں جن کے لیے مستقبل میں مشکلات پیدا ہوں گی۔ تب والدین کو یہ بتایا جائے کہ اب ان کا خیال کریں یا بعد میں ان کے رشتے کا خیال بھول جائیں اور بعد میں وہ ہمارے پاس نہ آئیں۔ یہ کام امیر ہی کر سکتا ہے وہ جماعت سے اس رنگ میں بات کر سکتا ہے لیکن سیکرٹری رشتہ ناطہ یہ کام نہیں کر سکتا۔ پس آپ کے متعدد نمائندے ہوں جنہیں آپ مقرر کریں وہ ہر چیز کا دھیان رکھیں۔"

10۔ اگر لڑکا لڑکی الگ گھر میں رہنا چاہتے ہیں تو ماسوائے کسی اشد مجبوری کے ان کو پابند نہیں کرنا چاہئے کہ ضرور ماں باپ کے گھر ہی رہیں۔ بہتر طریق یہ ہے کہ لڑکا لڑکی شادی کے بعد الگ اپنے گھر میں رہیں۔

11۔ تمام تنظیمیں خاص طور پر لجنہ اماء اللہ کی تنظیم اپنی ذمہ داریاں ادا کرے۔ لجنہ کی تربیت اس رنگ میں کی جائے کہ وہ شادی کے بعد اچھی بیوی اور پھر اچھی ماں ثابت ہوں۔ ان کے الگ اجلاس اور سیمینار منعقد ہوں۔ نیز لجنہ اماء اللہ ایسا کتابچہ تیار کرے جس میں بزرگوں کی نصائح ہوں جو انہوں نے رخصتی کے وقت بیٹیوں کو کی ہیں۔ اچھی اور سبق آموز کہانیاں شائع کی جائیں جو لجنہ کے زیر مطالعہ

رہیں۔اسی طرح حضرت اماں جان اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی سیرت اور بچیوں کو دی جانے والی ان کی نصائح کا مجموعہ بچیوں کو پڑھایا جائے اور دیا جائے جو ان کی عائلی زندگی کے لئے مشعل راہ ہو سکتا ہے۔

12۔ اسی طرح مجلس خدام الاحمدیہ بھی خدام کی تربیت کا خصوصی اہتمام کرے اور ان کو اچھا شوہر بنانے کے لئے ان کے تربیتی پروگرام منعقد ہوں۔ نیز خدام الاحمدیہ ایسا کتابچہ تیار کرے جن میں بزرگوں کے بیویوں سے حسن سلوک کے واقعات ہوں۔ یہ کتابچہ بھی بچے کو شادی پر تحفۃً دیا جا سکتا ہے۔

13۔ سب سے بڑھ کر یہ تلقین کی جائے کہ خاوند بیوی کے لئے اور بیوی خاوند کے لئے مسلسل دعا کرتی رہے رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا (الفرقان:۷۵) اس دعا کو خاص طور پر عام کیا جائے۔

14۔ خطبات نکاح از حضرت مصلح موعود ہر جوڑے کو شادی کے موقع پر تحفۃً دیے جائیں۔ (خواہش حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ) ہر امیر اس بات کا اہتمام کرے۔ نیز اسبات کا جائزہ بھی لیں کہ یہ کتاب پڑھ لی ہے۔

15۔ بے روزگاری بھی بہت سے گھرانوں میں ناچاقی کا باعث بنتی ہے۔ بیروزگار نوجوانوں کو ہنر سکھانا اور کام پر لگانا اوراس سلسلے میں ان کی راہنمائی کرنا بہت ضروری ہے۔ موجودہ حالات بالخصوص مہنگائی کے تناظر میں مالی مسائل ، عدم برداشت، آمدنی کم اخراجات زیادہ اور Media کے اثر کے ماتحت خواہشات کا بڑھ

جانااور ناجائز مطالبات کرنا بھی طلاق کا باعث بنتا ہے۔ قناعت پسندی کی طرف توجہ دلانا خصوصاً شادی کی عمر کو پہنچنے والے لڑکے اور لڑکی کو اس بارہ میں سمجھانا ضروری ہے۔

16۔ بروقت شادی کرنا بہت ضروری ہے پڑھائی یا دیگر وجوہات کی بناء پر شادی دیر سے کرنا بھی مسائل کا باعث بنتا ہے۔ اسی طرح بیرون ممالک رشتوں میں امیگریشن کے مسائل کے باعث بعض اوقات لمبا انتظار کرنا پڑتا ہے جو بالآخر ناراضگی اور علیحدگی پر مسئلہ منتج ہوتا ہے۔ اس بارہ میں اچھی طرح تسلی کر کے رشتہ کرنا چاہیئے کہ شادی کے بعد کتنا انتظار کرنا ہوگا۔

17۔ لڑکے یا لڑکی کے والدین یا بہن بھائیوں کی مداخلت یا Miss guide کرنا اوران کا میاں بیوی کے معاملات پر اثر انداز ہونا بالخصوص لڑکی کے والدین کا ایک Party یا فریق کے طور پر سامنے آنا ہمیشہ نقصان کا موجب بنتا ہے۔ معاشرتی اثرات کے ماتحت عدم برداشت اور تحمل کی کمی ہے۔ لڑائی کی صورت میں ایک فریق برداشت کرے بعد میں سمجھا دے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے واقعات پر مبنی مضامین تیار کیے جائیں اور لڑکے اور لڑکی کو دیئے جائیں۔ یہ کام نظارت اصلاح وارشاد کرے۔

18۔ عورت کا نوکری کرنا اور نوکری چھوڑنا یا تنخواہ میں سے حصہ نہ دینے پر بھی خاوند سے جھگڑا ہو جاتا ہے۔ اس بارے خلفاء کے ارشادات عام کرنے چاہئیں کہ مرد قوام ہے اور اسے بیوی کے مال پر نظر نہیں رکھنی چاہئے۔ اسی طرح لڑکوں

میں تعلیمی معیار بلند کرنے کی طرف توجہ دینا بہت ضروری ہے مجلس خدام الاحمدیہ اس سلسلہ میں بھی بھرپور کوشش کرے۔

19۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا تھا۔ **"میں نے ایک اصلاحی کمیٹی قائم کی تھی اور ملکی سطح پر تمام ملکوں کو یہ ہدایت کی تھی کہ آپ اصلاحی کمیٹیاں قائم کریں اور بعض بُرائیوں کی نشاندہی کر کے پیشتر اس کے وہ ناسور بن جائیں ان کی اصلاح کی کوشش کریں اور اپنے اخلاقی مریضوں کو شفا دینے کی کوشش کریں۔"** ہر ضلع میں اصلاحی کمیٹی فعال کی جائے تا اگر کسی جگہ کوئی مسئلہ پیدا ہو تو فوری اختلافات کو سلجھایا جاسکے۔

فیصلہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

—اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے۔

—کونسلنگ کی طرف بہت توجہ دیں۔ اس کے لئے کوئی معین لائحہ عمل بننا چاہیئے۔ مغربی ممالک میں جہاں یہ رائج ہے کافی حد تک مثبت نتائج سامنے آئے ہیں۔

تجویز نمبر 4 از لجنہ اماء اللہ بیت التوحید لاہور بتوسط صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان

"بہت سے تربیتی امور مثلاً جماعتی پروگراموں کی اہمیت، جماعتی خدمت اور پردہ وغیرہ ان کے بارہ میں جہاں لجنہ کو آگاہی دینے کی ضرورت ہے وہاں مرد حضرات کو بھی بتانے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ بہت سارے مرد کم علمی اور ناسمجھی کی بنا پر اس راہ میں رکاوٹ کا باعث بن رہے ہیں۔"

نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کی رپورٹ یہ تھی کہ: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات و خطابات کو غور سے سن لیا جائے اور ان پر عمل کر لیا جائے تو یہ مسائل خودبخود حل ہو جاتے ہیں۔ ان تمام امور پر خطبات موجود ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: **خطبات کی طرف توجہ دلانے کی بھی ضرورت ہے اس لئے شوریٰ میں پیش کریں۔**

اس تجویز کے بارہ میں مجلس شوریٰ نے مندرجہ ذیل سفارشات پیش کیں۔

سفارشات تجویز نمبر 4

1۔ حضور انور کے براہ راست خطبہ جمعہ نیز دیگر ایسے تمام پروگرام دیکھنے کی طرف توجہ دلائی جائے جن میں حضور انور شامل ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ میں مسلسل کوشش اور یاددہانی کی ضرورت ہے۔ تنظیمیں اپنے ممبران کو ایم ٹی اے سے وابستہ کرنے کی خصوصی کوشش کریں۔ بار بار یاددہانی کے علاوہ اس امر کی نگرانی کی جائے کہ اگر کوئی live خطبہ نہ سن سکے تو بعد میں مختلف اوقات میں نشر

ہونے والی ریکارڈنگ ضرور سن لے ۔خطبہ کے بعد رپورٹ بھی لی جائے اور جو افراد خطبہ اور دیگر پروگرام نہ سن سکے ہوں انہیں توجہ دلائی جائے۔

2۔ ایم ٹی اے کی اہمیت اور برکات میں سب سے اہم خلافت سے مضبوط تعلق ہے، یہ بات احباب جماعت کے سامنے خطبات، دروس اور تقاریر میں بار بار پیش کی جائے۔ نیز ایم ٹی اے کے فوائد، خطبات امام کی اہمیت اور برکات کے بارہ میں نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کی طرف سے فولڈرز شائع ہوں۔

3۔ والدین اپنے گھروں میں ایم ٹی اے کے ذریعہ حضور انور کے زیادہ سے زیادہ پروگرام سننے کی طرف توجہ دیں۔ والدین کے اپنے عمدہ عملی نمونہ سے ان کے بچے اور آئندہ نسلیں ہمیشہ کیلئے خلافت سے وابستہ ہو جائیں گی۔ والدین کو چاہئے کہ اپنے گھروں میں حضور انور ایدہ اللہ کے خطبات میں بیان ہونے والے امور کی بابت گفتگو کرتے رہا کریں۔ اسی طرح جماعتیں اور تنظیمیں بھی ایسے پروگرامز بنائیں جن میں حضور انور کے ارشادات کی دہرائی ہوتی رہے نیز آئندہ ان کو سننے اور عمل کرنے کی طرف دلچسپی پیدا ہو۔

4۔ افراد جماعت کے گھروں میں جہاں تک ممکن ہو سکے ڈش لگوانے کی تحریک کرنی چاہئے اور جہاں افراد جماعت ڈش لگوانے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں وہاں جماعتی نظام کے تحت ڈش سنٹر قائم کئے جائیں اور با اثر احباب کے ذریعے افراد جماعت کو ایم ٹی اے کی سہولت مہیا کی جائے اور کوشش کی جائے کہ کوئی احمدی گھرانہ ایسا نہ ہو جو ایم ٹی اے کی نعمت سے محروم ہو۔ جماعتیں اس بارہ میں جائزہ لیں اور فہرستیں

بنائیں نیز مستقل جائزہ بھی لیتے رہیں کہ ڈش یا کیبل ٹھیک کام کر رہی ہے۔ ڈش کی سیٹنگ کے لئے ٹیکنکل Assistance بہت ضروری ہے۔ ہر جماعت میں ایسے ٹرینڈ آدمی ہونے چاہئیں جو کسی بھی خرابی کو فوری طور پر ٹھیک کر سکیں۔ اضلاع کی سطح پر Work Shops کا انعقاد کیا جائے جس میں احباب کو ڈش اور رسیور کی Settings اور دیگر جدید ذرائع کے استعمال کی ٹریننگ کا اہتمام ہو۔ ایم ٹی اے کی فریکونسی اور Direction سے متعلق معلومات جماعتی اخبارات اور رسائل میں بھی وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہیں۔ نیز مرکزی طور پر ڈش کی ٹیوننگ اور سیٹنگ سے متعلق معلومات پر مبنی ایک کتابچہ بھی شائع کیا جائے۔

5۔ حضور انور ایدہ اللہ کے پروگرامز کی تفصیل اور ان کے اوقات کو روزنامہ الفضل کے خطبہ ایڈیشن میں شائع کیا جائے۔ ایم ٹی اے پر حضور انور ایدہ اللہ کے پروگرامز اور ان کے اوقات الفضل اور جماعتی رسائل میں مسلسل شائع ہوتے رہیں۔ نیز دیگر اہم پروگرامز کی اطلاع بھی احباب جماعت کو کر دی جائے۔ سرکلر، SMS اور ای میل کے ذریعہ اطلاعات دی جاسکتی ہیں۔

6۔ حضور انور کا خطبہ جمعہ پوری دنیا میں ایک ہی وقت پر براہ راست نشر ہوتا ہے۔ اس دوران احمدی احباب کو اپنے کاروبار اور دیگر مصروفیات چھوڑ کر خطبہ سننا چاہئے۔ نیز اپنے ماحول میں اور زیر رابطہ افراد کو بھی خطبہ سننے کی طرف توجہ دلانی چاہئے۔

7۔ حضور انور کے تمام پروگرامز کے بارہ میں ایک فولڈر نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کی طرف سے شائع کیا جائے۔ جس میں پروگرامز کی تفصیل اور اوقات

درج ہوں۔خطبات اور حضورانور کے دیگرپروگرامز کے اوقات چارٹس کی صورت میں ہر گھرمیں آویزاں کئے جائیں۔

8۔ذیلی تنظیمیں اپنے ممبران کو ایم ٹی اے پر حضورانور کے پروگرام دیکھنے کی طرف توجہ دلائیں۔ اہم پروگرام شروع ہونے سے قبل فون یاSMS کے ذریعہ یاددہانی کروائی جاسکتی ہے۔ مجلس انصاراللہ ،خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ تینوں ذیلی تنظیمیں MTA پر حضورانور کے پروگراموں سے استفادہ کی طرف خصوصی توجہ دیں۔

9۔ حضورانورایدہ اللہ کے تمام خطبات www.alislam.org پر دستیاب ہیں آڈیو میں ان کو سنا بھی جاسکتا ہے اورڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے۔ وڈیو کی صورت میں یہ خطبات اور دیگر اہم پروگرامز youtube پر بھی دستیاب ہیں۔احباب اپنی سہولت کے مطابق ان سے فائدہ اٹھاسکتے ہیں۔

10۔ایم ٹی اے پر حضورانور کے پروگراموں سے استفادہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے مزید کئی جدید ذرائع بھی مہیا کر دیئے ہیں۔ان کے ذریعے دوران سفر یا کسی بھی جگہ ایم ٹی اے دیکھ اور سن سکتے ہیں۔ان جدید ذرائع میں آئی فون iPhone، سمارٹ فونزsmartphone، ٹیبلٹس tablet آئی پوڈ ipod اورآئی پیڈ ipad وغیرہ شامل ہیں ۔ان کے استعمال کے بارہ میں مضامین شائع ہوں۔ نیز سستے اور بہتر ذرائع کے بارہ میں احباب کی راہنمائی کی جائے اس سلسلہ میں معلوماتی سیمینارز منعقد کئے جائیں۔جدید ذرائع کے استعمال کے بارہ میں نظارت اصلاح و ارشاد

کتابچہ شائع کرے۔

11۔ حضورانور ایدہ اللہ کے ارشاد یعنی **"جائزہ اور متعلقہ عہدیدران اور صدران و امراء کی جواب طلبی کا بھی کوئی طریق وضع کریں۔"** کے مطابق جواب طلبی کا یہ طریق اختیار کیا جائے کہ امراء اضلاع اپنے ضلع کی تمام جماعتوں کے صدران سے خطبہ کی رپورٹ لیں اور جماعتوار رپورٹ مرکز ارسال کریں۔ ہر صدر جماعت ذمہ وار ہوں گے کہ وہ اپنی رپورٹ کی ایک کاپی اپنے ضلع کو اور ایک کاپی براہ راست مرکز ارسال کریں۔ ہر ضلع اور جماعت اپنی رپورٹ ہر ماہ کی دس تاریخ تک مرکز بھجوائے۔ مرکز ہر ماہ کی 15 تاریخ کو حضورانور ایدہ اللہ کی خدمت میں ہر ضلع کی تمام جماعتوں کی ناموار رپورٹ ارسال کرے گا۔ نمائندگان شوریٰ بھی اپنی رپورٹ دیں اور حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام ہر عہدیدار تک پہنچائیں۔

نیز ہر ماہ عاملہ کی میٹنگ میں سنجیدگی کے ساتھ حضورانور ایدہ اللہ کے خطبات سنوانے اور ان پر عمل درآمد کا جائزہ لیا جائے۔

فیصلہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ آمین